واقعۂ عید غدیر

۱۰ھ میں جب رسالتمآبؐ نے حج کا ارادہ کیا تو لوگوں میں اعلان کر دیا گیا۔ چنانچہ مدینہ میں بڑی تعداد میں لوگ اس حج میں شرکت کے ارادہ سے جمع ہو گئے جس کو حجۃ الوداع، حجۃ الاسلام، حجۃ الکمال اور حجۃ التمام کا نام دیا گیا [۱] ہجرت کے بعد سرکار دو عالمؐ نے یہی ایک حج کیا تھا۔ ۲۴ یا ۲۵ ذی القعدہ کو سرورانبیاءؐ نے غسل فرمایا، خوشبو لگائی اور لنگی اور ردا پہن کر پیدل روانہ ہوئے۔ دوشنبہ کا دن تھا۔ پیغمبرؐ کی ازواج بھی ہودجوں میں بیٹھ کر روانہ ہوئیں اور آپ کے اہل بیت بھی، تمام مہاجرین وانصار مشہور قبائل عرب اور غیر معروف افراد کے ساتھ پیغمبرؐ کی معیت میں روانہ ہوئے [۲]

جب پیغمبرؐ مدینہ سے نکلے ہیں تو ان دنوں مدینہ میں چیچک یا خسرہ کی بیماری پھیلی ہوئی تھی لہٰذا بہت سے لوگ سرکار دو عالمؐ کے ساتھ حج کے لئے نہیں جاسکے اس کے باوجود حضورؐ کے ساتھ مسلمانوں کی بڑی تعداد نے فریضۂ حج ادا کیا۔ اتنا مجمع تھا جس کی تعداد کے بارے میں اللہ ہی جانتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ آپ کے ساتھ نوے ہزار افراد تھے، ایک قول ہے کہ ایک لاکھ چودہ ہزار کا مجمع تھا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک لاکھ بیس ہزار کی جمعیت تھی اور یہ قول بھی ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار کا مجمع تھا اور کہا گیا ہے کہ اس سے بھی زیادہ تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جو سفر حج کے دوران حضورؐ کے ساتھ تھے، حاجیوں کی تعداد تو اس سے کہیں زیادہ تھی۔ اس لئے کہ مکہ والوں کے علاوہ کچھ لوگ یمن سے حضرت علیؑ اور ابو موسیٰ کے ساتھ آئے تھے [۳]

یکشنبہ کی صبح کو سرکار رحمت العالمین، یلملم پہونچے وہاں سے کوچ فرمایا تو رات کا کھانا ''شرف السیالہ'' میں نوش فرمایا، وہاں مغرب و عشاء کی نماز پڑھی اور چل پڑے اور صبح کی نماز ''عرق الظبیۃ'' میں ادا فرمائی اور ''روحا'' میں نزول اجلال فرمایا ''روحا'' سے روانہ ہوئے تو نماز عصر ''منصرف'' میں پڑھی وہاں سے کوچ فرما کر اثابہ میں پڑھی سہ شنبہ کی ''صبح عرج'' پہونچے اور ''لحی جمل'' میں جو حصہ ''جحفہ'' کی گھاٹی ہے حجامت بنوائی اور چہار شنبہ کو ''سقیا'' پہونچ گئے وہاں سے چل کر صبح کے وقت ''ابوا'' تشریف

فرماہوئے اور نماز صبح ادا کی "ابوا" سے چلے تو جمعہ کے دن "جحفہ" میں نزول اجلال فرمایا۔ شنبہ کو "قدیر" یکشنبہ کو "عسفان" اور وہاں سے روانہ ہو کر جب غمیم پہونچے تو پیدل چلنے والوں نے صف در صف ہو کر تھکاوٹ کی شکایت کی آنحضرتؐ نے فرمایا آپ لوگ اتنا تیز چلیئے کہ جسے دوڑنا کہا جائے سب لوگوں نے ایسا ہی کیا تو اس میں انھیں راحت محسوس ہوئی دوشنبہ کو آپ "مر مظہران" میں تھے شام کے وقت وہاں سے روانہ ہوئے "سرف" میں سورج غروب ہو گیا لیکن آپ نے نماز مغرب اس وقت پڑھی جب مکہ میں داخل ہو گئے "مثنیین" پہونچ کر آپ نے رات بسر کی اور سہ شنبہ کے دن آپ مکہ میں داخل ہو گئے ہے

مناسک حج پورا کرنے کے بعد جب آپ واپس ہوئے تو وہ سارا مجمع آپ کے ساتھ تھا۔

جب آپ اٹھارہ ذی الحجہ کو "جحفہ" "غدیر خم" کے مقام پر پہونچے جہاں سے مدنیوں مصریوں اور عراقیوں کے راستے الگ ہوتے ہیں تو خداوند متعال کی طرف سے جبرئیل امین یہ پیغام لے کر نازل ہوئے:" یاایھا الرسول بلغ ماانزل الیك من ربك "۵

اور آپ کو حکم دیا کہ علیؑ کو لوگوں کا امام مقرر فرمائیں اور ان کو بتادیں کہ ان کی ولایت اور اطاعت سب پر فرض ہے۔

جو لوگ آگے تھے وہ "جحفہ" کے قریب پہونچ چکے تھے۔ آگے بڑھ جانے والوں کو سرکار دو عالمؐ نے واپس بلوایا اور پیچھے سے آنے والوں کو اسی جگہ پر روکے رکھا۔ وہاں پانچ بڑے بڑے درخت تھے لوگوں سے کہا گیا کہ ان کے نیچے کوئی پڑاؤ نہ ڈالے۔ جب سب لوگ اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے تو ان درختوں کے نیچے کی جگہ صاف کی گئی اس کے بعد نماز ظہر کے لئے اذان کہی گئی تو سرکار دو عالم ان درختوں کے نیچے تشریف لے گئے اور تمام لوگوں کو نماز پڑھائی۔

اس روز قیامت کی گرمی تھی۔ گرمی کی شدت سے بچنے کے لئے لوگ اپنی اپنی ردا کا کچھ حصہ پاؤں کے نیچے اور کچھ سر کے اوپر رکھے ہوئے تھے۔ درخت کے اوپر کپڑا ڈال کر سرکار دو عالمؐ کے لئے سائبان بنایا گیا۔

جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو قوم کے درمیان۶ میں اونٹوں کے پالانوں کے اوپر قیام فرماہوئے اور باآواز بلند خطبہ کا آغاز کیا تا کہ تمام لوگ سن لیں، آپ نے ارشاد فرمایا:

ہر تعریف اللہ کے لئے ہے ہم اسی سے مدد طلب کرتے ہیں اس پر ایمان لائے ہیں اور اسی پر بھروسہ کرتے ہیں اپنے نفوس کی شرارت اور اعمال کی برائی سے خدا کی پناہ چاہتے ہیں۔ اس خدا کی پناہ گاہ کہ جس کو وہ بہکاوے اس کو کوئی راہ ہدایت نہیں دکھا سکے اور جس کی وہ ہدایت فرمادے اس کو کوئی نہ بہکا سکے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمدؐ اس خدا بندہ اور اس کا رسول ہے، امابعد:-

اے لوگو! اس لطیف خبیر نے مجھے خبر دی ہے ہر نبی اپنے پہلے والے نبی کی آدھی عمر کے برابر زندہ رہتا ہے مجھے عنقریب اپنے حبیب کی طرف سے بلاوا آنے والا ہے اور میں اس کی دعوت قبول کروں گا۔ بیشک میں بھی مسؤل ہوں اور تم لوگ بھی مسؤل ہو۔ اس سلسلے میں تم لوگ کیا کہتے ہو؟ سب نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے کار رسالت انجام دیا، نصیحت فرمائی اور مشقت اٹھائی ہے۔ پس خدا آپ کو جزائے خیر عطا فرمادے۔

آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمدؐ اس کا بندہ اور رسول ہے جنت حق ہے دوزخ حق ہے اور قیامت برپا ہوگی جس میں کوئی شک نہیں اور خدا سب کو ان کی قبروں سے اٹھائے گا؟ سب نے کہا: جی ہاں ہم گواہی دیتے ہیں۔

آنحضرتؐ نے عرض کی: اے اللہ تو بھی گواہ رہنا!

پھر آپ نے فرمایا: اے لوگو! تم سب کے سب سن رہے ہو؟

سب نے کہا: جی حضورؐ ہم سن رہے ہیں۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: میں تم سے پہلے حوض کوثر پر پہونچوں گا اور تم میرے پاس حوض کوثر پر آؤ گے جس کی وسعت صنعا۸ اور بصریٰ کے درمیانی حصہ کے برابر ہے اس میں ستاروں کے بقدر چاندی کے پیالے ہیں اب تم لوگ بتاؤ کہ میرے بعد ثقلین۹ کے ساتھ کیا سلوک کروگے؟ کسی نے بہ آواز بلند پوچھا یا رسول اللہؐ! ثقلین سے کیا مراد ہے؟

سرکار دو عالم نے فرمایا: ثقل اکبر اللہ کی کتاب ہے جس کا ایک سرا خدا کے پاس اور دوسرا آپ کے ہاتھوں میں ہے اس کو مضبوطی سے تھامے رہو تو گمراہ نہیں ہو پاؤ گے اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے، یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس پہونچ جائیں اور یہ بات میں نے ان کے

لئے اپنے پروردگار سے مانگی ہے۔ تم ان سے آگے نہ بڑھنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور ان سے دور نہ ہونا ورنہ اس صورت میں بھی ہلاک ہو جاؤ گے۔

اس کے بعد آپؐ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر ان کو اپنے ہاتھوں پر اتنا بلند کیا کہ دونوں کے بغلوں کی سفیدی نمایاں ہونے لگی اور تمام لوگوں سے علیؑ کا تعارف کرایا۔

اس کے بعد ارشاد فرمایا "اے لوگو! مومنوں کے نفوس پر خود ان سے زیادہ کسے اختیار ہے؟ سب نے عرض کی اللہ اور اس کے رسولؐ تو بہتر جانتے ہیں۔"

سرکار دو عالم نے فرمایا: اللہ میرا مولا ہے اور میں مؤمنین کا مولا ہوں اور ان سے زیادہ ان کے نفوس پر اختیار رکھتا ہوں۔ پس جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا اور حنبلیوں کے امام امام احمد کے الفاظ ہیں کہ چار مرتبہ ارشاد فرمایا اس کے بعد دعا کی "اے اللہ تو دوست رکھ اسے جو علیؑ کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو علیؑ کو دشمن رکھے محبت رکھ اسے جو علیؑ سے محبت رکھے اور مبغوض قرار دے اس کو جو علیؑ سے بغض رکھے۔ مدد کر اس کی جو علیؑ کی مدد کرے اور چھوڑ دے اس کو جو علیؑ کو چھوڑ دے اور جدھر علیؑ مڑیں حق کو ادھر موڑ دے جو لوگ حاضر ہیں وہ غائبین کو بتا دیں۔"

اس کے بعد ابھی لوگ اس جگہ سے دور نہیں ہونے پائے تھے کہ امین وحی الٰہی یہ آیت لے کر نازل ہوئے "**اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام ديناً**"

پس سرور دو عالم نے فرمایا (اللہ اکبر) دین کے اکمال، نعمتوں کے اتمام اور پروردگار عالم کے ان کی رسالت اور ان کے بعد علیؑ کی ولایت سے راضی ہونے پر تکبیر کہی تب لوگوں نے امیر المومنینؑ کو مبارک باد دینا شروع کیا۔ صحابہ میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر نے مبارک باد دی۔ ان کے الفاظ یہ تھے "اے ابن ابیطالب مبارک ہو آپ کو آپ میرے اور تمام مؤمنین و مومنات کے مولا ہیں۔ تب ابن عباس نے کہا ولایت لوگوں پر واجب ہو گئی۔

حسان نے عرض کی اے رسول خدا، مجھے اجازت دیجئے کہ میں علیؑ کی شان میں کچھ اشعار کہوں جنھیں آپ بھی سماعت فرمالیں۔

سرکار دو عالم نے فرمایا: کہو، خدا تمہیں برکت دے۔

حسان کھڑے ہوئے اور بولے اے بزرگان قریش میں اشعار سے پہلے اس ولایت کا اقرار کرتا ہوں جس کی رسولؐ نے گواہی دی ہے اسکے بعد کہا:

یناديهم یوم الغدیر نبیهم بخم واسمع بالرسول منادیاً

یہ تھا واقعہ غدیر بطور مختصر جس کا اعتراف پوری ملت اسلامیہ نے کیا ہے اور عالم اسلام اور روئے زمین پر اس کے علاوہ کوئی اور واقعہ غدیر نہیں اگر صرف اس دن کا نام ہی لیا جائے تب بھی اس سے الٰہی واقعہ سمجھ میں آتا ہے اور اگر اسکے مقام و محل کا ذکر آئے تو وہ الٰہی مقام ہے جو جحفہ کے قریب ہے کسی بھی محقق اور مؤرخ نے کسی اور واقعہ اور محل کی طرف حتیٰ اشارہ تک نہیں کیا ہے ۔[12]

حوالہ جات:

۱۔ ہمارے خیال سے شاید "حجۃ الوداع" کو حجۃ البلاغ" کہنے کی وجہ خداوند عالم کا یہ ارشاد ہے "یا ایها الرسول بلغ ماانزل الیك من ربك..." اسی طرح اس حج کو حج آخر حج تمام اور حج کمال کہنے کی وجہ بھی قرآن کی یہی آیت' الیوم اکملت لكم دینكم واتممت علیكم نعمتی ..." ہے۔

۲۔ طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۲۲۵، امتاع مقریزی ص ۵۱۰، ارشاد الساری ج ۶ ص ۴۲۹۔

۳۔ السیرۃ الحلبیۃ ج ۳ ص ۲۸۳، سیرہ احمد زینی دحلان ج ۳ ص ۳، تاریخ الخلفاء ابن جوزی جزء رابع، تذکرہ خواص الامۃ ص ۱۸، دائرۃ المعارف فرید وجدی ج ۳ ص ۵۴۲۔

۴۔ امتاع، مقریزی ص ۵۱۳، ۵۱۷۔

۵۔ مائدہ ۶۸۔

۶۔ مجمع الزوائد ج ۹ ص ۵۶ وغیرہ۔

۷۔ ثمار القلوب ص ۵۱۱ اور دوسرے منابع۔

۸۔ صنعا آجکل یمن کا مرکز اور بصریٰ دمشق کے اطراف میں ایک قصبہ ہے۔

۹۔ الثقل ث اور ق دونوں پر فتحہ جس کے معنی ہر عظیم اور نفیس شے کے ہیں۔

۱۰۔ مائدہ ۳

۱۱۔ اس قصیدے کے باقی ابیات "غدیر کی فضا میں" نامی کتاب کی چودہویں فصل میں ملاحظہ فرمائیے۔

۱۲۔ ڈاکٹر ملحم ابراہیم نے اپنی کتاب "تعلیقات علی دیوان ابی تمام" میں اس کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ واقعہ معروف جنگ کا ہے اور علامہ امینی نے اس کے بارے میں ایک طویل بحث کی ہے جس کو آپ "ترجمہ ابی تمام" چودہویں فصل میں پاسکتے ہیں۔

☆☆☆